B.A Part III Urdu Hon' Paper 6th
Dr. Shahnaj Ara.
Deptt of urdu.
Dr. L.K.V.D. college.

پروفیسر حافظ محمود شیرانی :-

پروفیسر حافظ محمود شیرانی کی پیدائش ۱۸۸۰ء میں ہوئی۔ انکا وطن ریاست ٹونک و راجپوتانہ ہے۔

آپ نے تعلیم لاہور اور لندن میں پائی۔ لندن میں سر تامس آرنلڈ جو لاہور میں پروفیسر رہ چکے تھے۔ محمود شیرانی کو لیبریری کے کام میں اپنا مددگار بنالیا۔ محمود شیرانی کے اندر خود ہی تحقیق کا شوق اجاگر ہوگیا۔ وہ ۱۹۲۱ء میں لندن سے واپس لاہور آگئے۔ اسلامیہ کالج اور اور نیئل کالج لاہور میں پروفیسر ہوگئے۔ قلمی کتابیں اور تاریخی سکے جمع کرنے کا بیحد شوق تھا۔ ۱۹۴۶ء میں انکا انتقال ہوا۔

حافظ محمود شیرانی نے تحقیق و تنقید میں حیرت انگیز کام کیا ہے۔ تحقیق میں محنت پسندی اور سخت کوشی کے جوہر نے ان کی عظمت کو چار چاند لگا دیئے۔ وہ واقعات کی صحت اور صداقت پر جان دیتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی تحقیق کا معیار بہت بلند ہے۔ محمود شیرانی بلند پایہ محقق، نقاد اور صاحب ذوق ادیب تھے۔ فردوسی کے شاہنامہ سے تو ان کا عشق تھا۔ شیرانی نے اپنی تحقیق سے یہ ثابت کیا کہ "خالق باری" اور "قصہ چہار درویش" امیر خسرو کی دیوان فوائد اجمیری"

اور پرتھوی راج راسو پرتھوی کے درباری شاعر "چند بردائی" کی تصنیف ہیں۔

اردو لسانیات پر پروفیسر محمود شیرانی کی ایک گراں قدر کتاب "پنجاب میں اردو" ہے۔ اس کتاب میں ان کے اہم لسانی دلائل ہیں۔ جس کی بناء پر اردو برج بھاشا سے زیادہ پنجابی کے قریب اور مشترک زبان ہے۔ پروفیسر شیرانی نے کچھ لسانی شہادتیں بھی پیش کی ہے۔ ان میں ایک اہم شہادت یہ کہ اردو اسماء صفات اور افعال میں آخری علامت "ا" ہے جیسے گھوڑا، اچھا، گیا وغیرہ پنجابی کی خصوصیت ہے۔ یہ خصوصیت دلی کے اطراف کی بولیوں کے سوائے ایک بولی ہریانی کے علاوہ کسی اور بولی میں نہیں پائی جاتی ہے۔ مغربی ہندی میں یعنی برج بھاشا میں "ا" کی جائے "او" علامت آتی ہے گھوڑو، اچھو وغیرہ۔

Shahnaj Ara